ادبیات

ثمرات

جناب نہال سیوہاروی

قسمتِ دہر بے نقاب میرے مکاشفات ہیں
جلوہ نما ہیں لاکھ صبح ایک سیاہ رات میں

آئی ترانہ بار صبح محفلِ کائنات میں
محو ہے فرش ہو کہ عرش زمزمۂ حیات میں

نغمۂ کائنات ہوں، میں ہمہ تن حیات ہوں
نوحۂ زندگی نہ ڈھونڈ میرے تخیلات میں

لے ہی اڑیں برنگ بو مجھکو مری لطافتیں
میں نہ اسیر رہ سکا قید تعینات میں

ہاں وہی دل کہ آج ہے جور کش خزانِ غم
ایک ہی پھول تھا کبھی دامنِ کائنات میں

تو جسے جانتا ہے فخر، ہے وہ کھلا ہوا فریب
نام کا غزنوی نہ بن دہر کے سومنات میں

اے مہِ آسمانِ حسن، رخ سے اٹھا اٹھا نقاب
غرق ہو غرق اے زمیں جوشِ تجلیات میں

شیر دلوں کو عرصۂ کرب و بلا ہے آئینہ
جوہرِ زندگی ہے فاش معرکۂ ثبات میں

شرم سے ساز باز کیا جلوہ فگن ہو برملا
کوئی نہیں ترے سوا عرصۂ شش جہات میں

اے میرے شیخِ خوش صفات بادہ ہے مانعِ نجات
ہے کوئی چارۂ حیات عالمِ ممکنات میں

عقل کا کیا چلے فسوں، بات خرد کی کیا سنوں
ڈوب چکا ہوں اے جنوں تیری تخیلات میں

یہ غم و درد کا وفور، رخ پہ اڑا اڑا سا نور
ہے کوئی نیشتر ضرور، سینۂ کائنات میں

رند ہر ایک غم سے پاک، چہرہ ہے مے سے تابناک
زاہدِ کم نظر ہلاک مسئلۂ نجات میں

عشق سے وہ دمِ کرم حسن کا دلبرانہ رم
اف وہ ادائے اجتناب عالمِ التفات میں

شاعرِ شکریں مقال، ہند کا مردِ باکمال
نغمہ سرا ہوا نہال. گلکدۂ نکات میں